بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تبارک و تعالیٰ،

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (روم)

ترجمہ

اور اس کی (اللہ تعالیٰ کی) نشانیوں میں سے یہ ہے کہ بنائے تمہارے واسطے تمہاری جنس سے جوڑے تاکہ تم ان کے پاس چین سے رہو اور رکھا تمہارے بیچ میں (میاں بیوی میں) پیار اور مہربانی۔ البتہ اس میں بڑے پتے کی باتیں ہیں اُن کے لئے جو دھیان کرتے ہیں۔

چہل حدیث

فضائل النساء

جس میں

دیندار عورتوں کی خوبیاں، تعریفیں، ان کے متعلق بشارتیں، ان کا احترام اور اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ان کی رعایت اور لحاظ سے متعلق چالیس احادیث جمع کی گئی ہیں۔

تالیف

حضرت صوفی محمد اقبال مہاجر مدنی مدظلہ العالی

مکتبۃ الشیخ ۳/۳۶۷ بہادر آباد کراچی ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَضَائِلُ النِّسَآء

تألیف

حَضرت اقدس صُوفی **مُحمّد اقبَال** صَاحب (مدنی)

معاونت خصوصی برائے ترتیب و کمپوزنگ
حضرت جناب آفتاب احمد (مدینہ منورہ)

ترتیب و کمپوٹر کمپوزنگ: محمد نور باری

مکتبہ اقبالیہ

نور حراء پبلیشرز

ای میل: noorbari786@gmail.com فون: 0092-312-2502281

٢٥جمادی ثانی ١٤٤٣

چہل حدیث

فضائل النساء

اس میں دیندار عورتوں کی خوبیاں، تعریفیں، انکے متعلق بشارتیں، انکا احترام اور اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک انکی رعایت اور لحاظ سے متعلق چالیس احادیث جمع کی گئی ہیں لیکن اسکا مطالعہ نام نہاد دیندار مردوں کے لئے بھی ضروری ہے تاکہ وہ اپنی بیویوں کی قدر کریں اور ان کے حقوق ادا کرکے دنیا و آخرت کی زندگی کو خوشگوار بنالیں۔ نیز عورتیں بھی اس دینِ حق اور دینِ فطرت کو پوری طرح اپنائیں جس نے عورتوں کو خصوصی مقام اور عزت دی نیز یہ اللہ کے راستے میں محنت کرنے والے، ذکر و شغل کرنے والے سالکین، اور تعلیم و تدریس میں لگے ہوئے ایسے حضرات جوان اُمور سے لاپرواہی برتنے کی وجہ سے اپنے ان عالی مرتبت مشاغل میں لگنے کے باوجود ناکام رہ جاتے ہیں اور مقصود حقیقی کے حصول سے محروم رہتے ہیں، کے لئے بھی ضروری ہے۔

فہرست عنوانات

۱ —— ازدواجی زندگی کا مقصد (سکون وراحت)

۲ —— دوطرفہ محبت دوطرفہ حقوق

۳ —— رحمۃ اللعالمین نبی الرحمٰن صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں پر بہت ہی شفقت ہے

۴ —— بیویوں کے حقوق اور انکی رعایت ومدارت کی تاکید میں چالیس احادیث۔

۵ —— سوچ کا رُخ بدلنا

۶ —— دین حق اسلام میں عورت کا مقام

۷ —— مردوں کی سیادت ونگرانی

۸ —— تنبیہ

۹ —— ادائیگی حقوق پر عمل کرنے میں سہولت پیدا کرنے والی تدابیر

۱۰ —— اتباع سنت وتقوی کے دعویداروں کے لئے عزت

۱۱ —— آخری اہم بات ایک شیطانی دھوکہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ازدواجی زندگی کا اہم مقصد

(سکون وراحت)

الحمد للہ رب العالمین ۔ الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدّین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد المرسلین والرحمۃ اللعالمین الذی قال انا خاتم النبیّین لا نبیّ بعدی وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ اجمعین ۔

اما بعد ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ومن آیتہٖ الخ اس میں اللہ کریم نے عورتوں کی پیدائش کو اپنی قدرت وحکمت کی ایک نشانی قرار دی اور مردوں پر احسان واکرام کے طور پر یہ مصلحت وحکمت بیان فرمائی کہ انکو تمہارے فائدے کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور وہ فائدہ یہ ہے کہ تمہیں ان سے آرام وسکون ملے ۔ مرد کی جتنی ضروریات عورت سے متعلق ہیں ان سب میں غور کیا جائے تو سب کا حاصل سکون قلب اور راحت واطمینان نکلے گا ۔

اس سے معلوم ہوا کہ ازدواجی زندگی کے تمام کاروبار کا خلاصہ سکون و راحت قلب ہے ۔ جس گھر میں یہ موجود ہے وہ اپنے تخلیق کے مقصد میں کامیاب ہے اور جہاں قلبی سکون نہ ہو اور چاہے سب کچھ ہو وہ ازدواجی زندگی کے لحاظ سے ناکام ونامراد ہے ۔ (ماخوذ از معارف القرآن) ۔

آج کل نام نہاد ترقی آزادی اور دانشمندی کے دور میں ایسی نکامی تباہی اور بربادی ہو چکی ہے کہ عورتوں کی عظمت و قدر کا کچھ احساس تک نہیں کہیں آزادی اور کہیں خیالی دینداری کے نام سے ان پر ظلم کیا جارہا ہے اور حقوق تلف کئے جارہے ہیں جس کے نتیجے میں زندگی دنیا میں ناخوشگوار اور آخرت کے لئے باعثِ عذاب بن رہی ہے۔

اس آیت نے مرد عورت کی ازدواجی زندگی کا مقصد سکون قلب قرار دیا ہے اور یہ جب ہی ممکن ہے کہ طرفین ایک دوسرے کا حق پہچانیں اور ادا کریں ورنہ حق طلبی کے جھگڑے خانگی سکون کو برباد کردیں گے مرد عورت کے باہمی معاملات کچھ اس نوعیت کے ہیں کہ انکے حقوق باہمی پورے پورے ادا کرانے پر نہ کوئی قانون حاوی ہوسکتا ہے نہ کوئی عدالت انکا پورا انصاف کرسکتی ہے اس میں خدا خوفی اور آخرت میں مطالبہ کے فکر ہی سے کامیابی ہوسکتی ہے لیکن اللہ کریم نے بندوں پر ایک مزید انعام یہ فرمایا کہ ازدواجی حقوق کو صرف شرعی اور قانونی نہیں رکھا بلکہ طبعی اور نفسانی بنادیا کہ انکے دلوں میں محبّت اور رحمت پیوست کردی تاکہ وہ ضابطہ سے بڑھ کر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرسکیں۔ ارشاد فرمایا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً یعنی ہم نے میاں بیوی میں پیار اور ہمدردی رکھ دی۔

دوطرفہ محبت دوطرفہ حقوق

جس طرح ادائیگی حقوق میں اس سہولت کے لئے ایک طرفہ محبت نہیں ہے۔ بلکہ دونوں میں ایک دوسرے کی محبّت اور ہمدردی رکھ دی اسی طرح حقوق بھی ایک طرفہ نہیں رکھے گئے بلکہ حقوق بھی دونوں کے رکھے گئے ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف الخ یعنی عورتوں کا بھی حق ہے جیسا کہ مردوں کا ان پر حق ہے دستور کے موافق، اور مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے اور اللہ زبردست ہے تدبیر والا ہے۔

اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ جو رحیم وکریم ہے اس نے اپنے اس حکم میں عورتوں کے حقوق کا ذکر مردوں کے حقوق سے پہلے کیا جس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ مرد تو اپنی قوت اور خداداد تفوق کی بناء پر عورت سے اپنے حقوق وصول کر ہی لیتا ہے۔ مگر فکر عورتوں کے حقوق کی ہونا چاہیئے کہ وہ عادۃً اپنے حقوق زبردستی وصول نہیں کرسکتی۔

(افادہ از معارف)

اس آیت شریفہ میں دوسرا اشارہ یہ بھی ہے کہ مردوں کو عورت کے حقوق ادا کرنے میں پہل کرنا چاہیے۔ آیت شریفہ کے آخر میں جو عورتوں کے مقابلہ میں مردوں کے درجے کی زیادتی کا ذکر ہے اس سے مراد نہ تو حقوق

کی زیادتی سے نہ آخرت کے لحاظ سے ثواب اور فضیلت کی زیادتی ہے بلکہ اس میں بڑی حکمتیں ہیں اور ادائیگی حقوق کے معاملہ میں ایک حکمت یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس جملے کا مطلب یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ مردوں کو اللہ تعالیٰ نے بڑا درجہ دیا ہے اس لئے انکو زیادہ تحمل سے کام لینا چاہیئے کہ اگر عورتوں کی طرف سے انکے حقوق میں کوئی کوتاہی ہوجائے تو انکے درجے کا تقاضہ یہ ہے کہ مرد اس کو برداشت کریں اور صبر سے کام لیں اور (خود) انکے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کریں (ہم نے اس زمانے میں بھی سچے دین داروں کا عمل اسی کے مطابق دیکھا ہے) اس درجہ اور فضیلت میں جو دیگر حکمتیں ہیں تفاسیر میں انکی تفصیل ہے سب کا حاصل یہ ہے کہ انکا فائدہ بھی عورتوں ہی کی طرف عائد ہوتا ہے۔

رحمۃ للعالمین نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں پر بہت ہی شفقت ہے

انہوں نے عورتوں کی بے حد رعایت فرمائی۔ اور انکی عزت کو بہت بڑھایا۔ انکی ہر قسم کے نقصان سے حفاظت کی فکر فرمائی۔ عورتوں کے ہلکے پھلکے کاموں کا اجر مردوں کے بڑے بڑے مجاہدوں کے اجر کے برابر قرار دیا۔

اگر اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کے تحت عورتوں کو جسمانی لحاظ سے

کمزور اور نازک بنایا ہے تو انکی زندگی کی مشقتوں کا بوجھ مردوں پر ڈال دیا اور انکے ذمے کر دیا کہ وہی کما کر انکو کھلائیں اور پہنائیں۔ اور مردوں کو ہدایت دی کہ اُن پر نرمی اور شفقت کریں۔ رحمت اور درگزر کا معاملہ کریں۔ اور ان پر سختی کرنے سے سختی کے ساتھ روکا۔

اب مندرجہ بالا رعایتوں اور عورتوں کی قدردانی کے متعلق حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چالیس ارشادات درج کئے جاتے ہیں۔

حدیث ۱ بیویوں کے حقوق ادا کرنے اور انکی رعایت و مدارات کی تاکید

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ (حجۃ الوداع میں یوم عرفہ کے خطبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت بھی دی)۔

لوگو! اپنی بیویوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ تم نے انکو اللہ کی امان کے ساتھ اپنے عقد میں لیا ہے۔ الحدیث۔

فائدہ:۔ اس حدیث میں مردوں کو خبردار کیا گیا ہے کہ مرد جو عورتوں کے سربراہ ہیں وہ اپنی اس سربراہی کو خدا کے مواخذہ اور محاسبہ سے بے پرواہ ہو کر عورتوں پر استعمال نہ کریں وہ ان کے معاملہ میں خدا سے ڈریں۔ اور یاد رکھیں کہ انکے اور انکی بیویوں کے درمیان خدا ہے۔ اسی کے حکم اور اسی کے مقرر کئے ہوئے ضابطۂ نکاح کے مطابق وہ انکی بیوی بنی ہیں اور انکے لئے حلال ہوئی ہیں اور وہ اللہ کی امان میں ہیں۔ انکو اللہ کی پناہ حاصل ہے۔ اگر شوہران کے ساتھ ظلم

وزیادتی کریں گے تو اللہ کی دی ہوئی امان کو توڑیں گے اور اس کے مجرم ہونگے۔

دیکھئے! یہ عورتوں کے لئے کتنا بڑا شرف ہے اور اس میں انکے سربراہ شوہروں کو کتنی سخت آگاہی ہے کہ وہ یہ بات یاد رکھیں کہ انکی بیویاں اللہ کی امان میں ہیں۔ (معارف الحدیث)

حدیث ۲۔ وصیّت کا تاکیدی لفظ

"فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیّت مانو میری عورتوں کے حق میں بھلائی کرنے کی۔"

دیکھو! بھلائی کرنا تو سب کے ساتھ ضروری ہے لیکن رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنے کو "وصیّت مانو" کے تاکیدی لفظ کے ساتھ فرمایا۔

حدیث ۳۔ بیویوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کمال ایمان کی شرط

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "مسلمانوں میں اس آدمی کا ایمان زیادہ کامل ہے جس کا اخلاق برتاؤ (سب کے ساتھ) اچھا ہو (اور خاصکر) بیوی کے ساتھ جس کا رویہ لطف ومحبت کا ہو۔

(جامع ترمذی)

حدیث نمبر ۴ اچھے اور خیر کے حامل لوگ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مسلمانوں میں زیادہ کامل الایمان وہ ہیں جن کے اخلاق بہتر ہیں۔ اور تم میں اچھے اور خیر کے زیادہ حامل وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں زیادہ اچھے ہیں۔" (ترمذی)

حدیث نمبر ۵ تاکید کی خاطر اپنی مثال پیش فرمانا

آگے سنت پر عمل کرنے والے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے ایمانداروں کے واسطے اس ہدایت کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی مثال بھی پیش فرمائی ارشاد ہے کہ:

"وہ آدمی تم میں سے زیادہ اچھا اور بھلا ہے جو اپنی بیوی کے حق میں اچھا ہو اور میں اپنی بیویوں کے لئے بہت اچھا ہوں۔"

حدیث نمبر ۶ جنت میں داخلہ

ارشاد ہے کہ جو عورت اس حال میں مرگئی کہ اس کا خاوند اس

سے راضی تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگئی۔
دیکھئے۔ عورت کے لئے جنت میں جانا کتنا آسان ہے۔

حدیث ۷ عورتوں پر خرچ کرنے کی وصیّت

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: "مجھ کو وصیّت کی میرے خلیل ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خرچ کیا کر اپنی وسعت سے اپنے اہل خانہ پر۔"
دیکھو! عورتوں پر خرچ کرنے کی کتنی ترغیب ہے۔

حدیث ۸ جہاد کا رُتبہ ملنا

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسی عورت کا اپنے گھر میں گرہستی کا کام کرنا جہاد کرنے والوں کے جہاد کے رتبہ کو پہنچتا ہے۔ انشاءاللہ۔
دیکھو! کیا انتہا ہے اس عنایت کی۔

حدیث ۹ عورتوں کو آرام پہنچانے کا ثواب

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنی بی بی کے کاروبار (گھر کے کام کاج) کرنے سے بھی تم (مردوں) کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔
دیکھو! عورتوں کو آرام پہنچانے کی کتنی ترغیب دی گئی ہے۔

اور شریعت نے کیسا سامان کیا ہے کہ اس میں ثواب کا وعدہ فرمایا جس کی طمع میں ہر مسلمان اپنی بی بی کو راحت پہنچاوے گا۔

حدیث ۱۲ جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائینگے (عورت کیلئے)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو عورت پانچ وقت کی نماز پڑھتی رہے، رمضان کے روزے رکھ لیا کرے اور اپنی آبرو کی حفاظت رکھے اور اپنے خاوند کی تابعداری کرے تو ایسی عورت بہشت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ (یعنی اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے۔)

مطلب یہ کہ دین کی ضروری باتوں کی پابندی رکھے تو اور بڑی بڑی محنت کی عبادتیں کرنے کی اس کو ضرورت نہیں اتنے ہی سے بڑے درجہ والوں کے ساتھ ہو جائے گی۔

دیکھو! صرف فرائض کی ادائیگی کی کتنی قدر (عورت کیلئے) فرمائی گئی ہے۔

حدیث ۱۳ آسمانی فرشتے اور بحر و بر کی مخلوق کے استغفار کا استحقاق ہے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو عورت اپنے شوہر کی تابعدار و مطیع ہو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں پرندے ہوا میں، مچھلیاں دریا میں، اور فرشتے آسمانوں میں اور درندے جنگلوں میں۔ (بحر محیط)

دیکھو! اپنا ایک فریضہ ادا کرنے پر کتنا انعام ملتا ہے (عورت کو (نوٹ) استغفار سے (اگر گناہ ہوں) تو پہلے وہ معاف ہوتے ہیں پھر وہ استغفار درجات کی بلندی کا باعث ہوتا رہتا ہے۔

حدیث ۱۱ جنت میں مردوں سے پہلے پہنچنا

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے بیبیو! یاد رکھو کہ تم میں سے جو نیک ہے وہ نیک مردوں سے پہلے جنت میں جائے گی. (جب شوہر جنت میں آئیں گے تو) یہ عورتیں غسل دے کر اور خوشبو لگا کر شوہروں کے حوالے کردی جاویں گی، سُرخ اور زرد رنگ کی سواریوں پر۔ اور ان کے ساتھ ایسے بچے ہونگے جیسے بکھرے ہوئے موتی۔

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بیبیو! اور کونسی فضیلت چاہتی ہو جنت میں مردوں سے پہلے تو پہنچ گئیں، ہاں نیک بن جانا شرط ہے۔ اور یہ کوئی مشکل نہیں۔ (بہشتی زیور)

حدیث ۱۲ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول کی دُعا

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے " ایسی عورت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو کہ رات کو اُٹھ کر تہجد پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی جگائے کہ وہ بھی نماز پڑھے۔

حدیث ۱۴ شہیدی کا درجہ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کنوارپنے کی حالت میں یا حمل میں بچہ جننے کے وقت یا چلے کے دنوں میں مرجائے اس کو شہیدی کا درجہ ملتا ہے۔

حدیث ۱۵ اتنی راحت ملنا کہ زمین آسمان والوں میں کسی کو اسکی خبر نہیں

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (عورتوں سے) کیا تم اس بات پر راضی نہیں (یعنی راضی ہونا چاہیئے) کہ جب تم میں کوئی اپنے شوہر سے حاملہ ہوتی ہے اور وہ شوہر اس سے راضی ہو تو اس کو ایسا ثواب ملتا ہے کہ جیسے اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے والے اور شب بیداری کرنے والے کو اور جب اسکو درد زہ ہوتا ہے تو آسمان اور زمین کے رہنے والوں کو اسکی آنکھوں کی ٹھنڈک (یعنی راحت) کا جو سامان مخفی رکھا ہے اسکی خبر نہیں۔ پھر جب وہ بچہ جنتی ہے تو اسکے دودھ کا ایک گھونٹ بھی نہیں نکلتا اور اسکے پستان سے ایک دفعہ بھی بچہ نہیں چوستا جس میں اس کو ہر گھونٹ اور چوسنے پر ایک نیکی نہ ملتی ہو اور اگر بچہ کے سبب اسکو رات کو جاگنا پڑے، اسکو راہ خدا میں

ستر غلاموں کو آزاد کرنے کا اجر ملتا ہے۔ اے سلامت (یہ نام ہے حضرت ابراہیم صاحبزادہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلائی کا جو اس حدیث کی راوی ہیں) آپ ان سے فرماتے ہیں کہ تم کو معلوم ہے کہ میری اس سے کون عورتیں مراد ہیں جو (باوجودیکہ) نیک ہیں ناز پر وردہ ہیں (مگر) شوہروں کی اطاعت کرنے والی ہیں اس شوہر کی ناقدری نہیں کرتیں۔

حدیث ۱۶ کمائی مرد کی خرچ کا ثواب عورت کو

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے مگر گھر کو برباد نہ کرے (یعنی قدر اجازت ومقدار مناسب سے زیادہ خرچ نہ کرے) تو اس عورت کو بھی ثواب ملتا ہے بسبب اسکے خرچ کرنے کے۔ اور اسکے شوہر کو بھی ثواب ملتا ہے بوجہ اس کے کمانے کے اور تحویلدار (خزانچی) کو بھی اس کے برابر ملتا ہے کسی کے سبب کا ثواب گھٹتا نہیں۔

فائدہ: پس عورت یہ نہ سمجھے کہ جب کمائی مرد کی ہے تو میں ثواب کی کیا مستحق ہونگی۔

حدیث ۱۷ عورتوں کو حج کا ثواب جہاد کے برابر

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "اے عورتو! تمہارا جہاد حج ہے۔

ف۔ دیکھئے! عورتوں کی بڑی رعایت ہے کہ انکو حج کرنے سے جس میں جہاد کے برابر دشواری بھی نہیں جہاد کا ثواب ملتا ہے جو کہ سب سے زیادہ مشکل عبادت ہے۔

حدیث ۱۸ عورتوں کو گھر بیٹھے بڑے بڑے کاموں کا ثواب

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں پر نہ جہاد ہے (جب تک علی الکفایہ رہے) اور نہ جمعہ اور نہ جنازہ کی ہمراہی۔

ف۔ دیکھئے ! گھر بیٹھے انکو کتنا ثواب ملتا ہے۔

حدیث ۱۹ محبت کرنے میں (جو کہ طبعی تقاضہ ہے) اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اس عورت کو جو اپنے شوہر کے ساتھ تو محبت اور لاگ کرے اور غیر مرد سے اپنی حفاظت کرے۔

ف۔ مطلب یہ ہے کہ مرد سے محبت کرنے کو اور اسکی منت سماجت کرنے کو خلافِ شان نہ سمجھے (جیسے مغرور عورتیں ہوتی ہیں)۔ اللہ کی پسندیدگی بڑی سعادت اور خوش نختی ہے۔

حدیث ۲۰ عورتیں مردوں ہی کے اجزا ہیں

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتیں بھی مردوں ہی کے اجزا ہیں۔

ف۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت حوا علیہا السلام کا پیدا ہونا مشہور ہے۔ مطلب یہ کہ عورتوں کے احکام بھی مردوں ہی کی طرح ہیں (باستثنائے احکام مخصوصہ) پس اگر انکے فضائل وغیرہ جدا بھی نہ ہوتے تب بھی کوئی دلگیری کی بات نہیں جن اعمال پر فضائل کا مردوں سے وعدہ ہے انہیں اعمال پر اُن سے ہے۔

حدیث ۲۱ رعایت کا حکم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عورتوں کے حق میں میری نصیحت بھلائی کرنے کی قبول کرو اس لئے کہ وہ پسلی سے پیدا ہوئی ہیں

(بخاری)

ف۔ یعنی عورت سے کامل درستی وراستی کی توقع مت رکھو۔ دیکھئے عورتوں کی کس قدر رعایت کا حکم ہے اور ان کی غلطیوں پر مردوں کو صبر کرنے کا کس حکمت وتاکید سے حکم دیا گیا ہے۔

حدیث ۲۲ سب عورتوں سے اچھی عورت

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "سب عورتوں سے اچھی وہ عورت ہے کہ جب خاوند اسکی طرف نظر کرے تو وہ اس کو مسرور کردے اور جب اسکو کوئی حکم دے تو وہ اسکی اطاعت کرے اور اپنی جان ومال میں اس کو ناخوش کرکے کوئی مخالفت نہ کرے۔

ف۔ دیکھئے اس میں دنیوی زندگی کی خوشگواری ظاہر ہے اور اللہ کے رسول سے اچھی ہونے کا سرٹیفکیٹ الگ ہے۔

حدیث ۲۳ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا رحمت

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ رحمت فرما دے پاجامہ پہننے والی عورتوں پر۔

ف۔ دیکھئے حالانکہ پاجامہ اپنی مصلحت پردہ کے لئے مثل امر طبعی کے ہے مگر اس میں بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا لے لی۔ یہ عورتوں کے حال پر کتنی بڑی مہربانی ہے۔

حدیث ۲۴ عورت کی نیکی ستّر اولیاء کی عبادت کے برابر

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدکار عورت کی بدکاری ہزار بدکار مردوں کے برابر اور نیک کار عورت کی نیکی ستّر اولیاء کی عبادت

کے برابر ہے۔
ف۔ دیکھئے کتنے تھوڑے عمل پر کتنا بڑا ثواب ملا۔ یہ رعایت نہیں عورتوں کی تو اور کیا ہے۔

حدیث ۲۵ عورت کی نفس کی ایک خوشی پر ثواب اور فضیلت

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری بیویوں میں سب سے اچھی وہ عورت ہے جو اپنی آبرو کے بارے میں پارسا ہو اپنے خاوند پر عاشق ہو۔
ف۔ دیکھئے شوہر سے محبت کرنا نفس کی ایک خوشی ہے مگر اس میں بھی فضیلت اور ثواب ہے۔

حدیث ۲۶ معمولی آؤ بھگت (زبانی) کرنے والی کا ثواب جہاد کرنے کا نصف

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک بیوی ہے جب میں اس کے پاس جاتا ہوں تو وہ کہتی ہے۔ مرحبا ہو میرے سردار کو۔ اور میرے گھر والوں کے سردار کو اور جب وہ مجھکو رنجیدہ دیکھتی ہے تو کہتی ہے دنیا کا کیا غم کرتے ہو تمہاری آخرت کا کام تو بن رہا ہے آپ نے یہ سُن کر فرمایا اُس عورت کو خبر کردو کہ وہ اللہ کے کام کرنے والوں

میں سے ایک کام کرنے والی ہے اور اس کو جہاد کرنے والے کا نصف ثواب ملتا ہے۔

ف۔ دیکھئے شوہر کی معمولی آؤ بھگت میں اس کو کتنا ثواب مل گیا

حدیث ۲۷ عورتوں کی فرسیدہ کو بشارت

اسماء بنت یزید انصاریہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں عورتوں کی بھیجی ہوئی آپ کے پاس آئی ہوں۔ (وہ عرض کرتی ہیں) کہ مرد جمعہ اور جماعت اور عیادت مریض اور حضور جنازہ اور حج وعمرہ وحفاظت سرحد اسلامی کی بدولت ہم پر فوقیت لے گئے۔ آپ نے فرمایا تو واپس جا اور عورتوں کو خبر کر دے کہ تمہارا اپنے شوہر کے لئے بناؤ سنگھار کرنا یا حق شوہری ادا کرنا اور شوہر کی رضامندی کی جویاں (جستجو میں) رہنا اور شوہر کے موافق مرضی کا اتباع کرنا یہ سب ان اعمال (مندرجہ بالا جمعہ جماعت وغیرہ) کے برابر ہے۔

حدیث ۲۸ اسلام کی راہ میں سرحد کی نگہبانی کا ثواب

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اپنے حالت حمل سے لیکر بچہ جننے اور دودھ چھڑانے تک (فضیلت اور ثواب میں) ایسی ہے جیسے اسلام کی راہ میں سرحد کی نگہبانی کرنے والا (جس میں

ہر وقت مجاہدہ کے لئے تیار رہنا پڑتا ہے) اور اگر دریں میں مرجائے تو اس کو شہید کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (طب عن ابن عمرؓ)

حدیث ۲۹ فرشتے کا شاباشی سے ہاتھ مارنا

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وہ عورت (جس کی فضیلت کا مضمون پوری حدیث میں ہے) دودھ پلاتی ہے تو ہر گھونٹ کے پلانے پر ایسا اجر ملتا ہے جیسے کسی جاندار کو زندگی دے دی پھر جب وہ دودھ چھڑاتی ہے تو فرشتہ اس کے کندھے پر (شاباشی سے) ہاتھ مارتا ہے اور کہتا ہے کہ پچھلے گناہ سب معاف ہوگئے اب آگے جو کرے از سرِ نو کر (یعنی ان میں جو گناہ کا کام ہوگا وہ آئندہ لکھا جائے گا)، اور مراد اس سے صغیرہ گناہ ہیں مگر صغائر کا معاف ہوجانا کیا تھوڑی بات ہے۔

حدیث ۳۰ قیامت کے روز کنواری لڑکی کر کے اٹھائی جائیں

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جس عورت کا شوہر باہر ہو اور اپنی ذات میں اسی حالت میں نگہبانی کرے اور بناؤ سنگھار ترک کردے اور اپنے پاؤں کو مقید کردے اور سامان زینت

کو معطل کردے اور نماز کی پابندی رکھے وہ قیامت کے روز کنواری لڑکی کرکے اٹھائی جاوے گی پس اگر اس کا شوہر مومن ہوا تو وہ جنت میں اس کی بی بی ہوگی اور اگر اس کا شوہر مومن نہ ہوا مثلاً خدانخواستہ دنیا سے بے ایمان ہو کر مرا تھا، تو اللہ تعالیٰ اس کا نکاح کسی شہید سے کر دے گا۔

(ابن زنجویہ وسندہ)

حدیث ۳۱ مردوں کے لئے عبرت

مداہنی سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ آدمی اپنے گھر کا سربراہ نہیں بنتا جب تک کہ وہ ایسا ہو نہ جائے کہ نہ اسکی پرواہ ہے کہ اس نے کیسا لباس پہن لیا اور نہ اسکا خیال رہے کہ بھوک کی آگ کس چیز سے بجھائی۔ (الدینوری)

ف۔ جو لوگ اپنی تن پروری و تن آرائی میں رہ کر گھر والوں سے بے پرواہ رہتے ہیں وہ اس سے عبرت پکڑیں۔

حدیث ۳۲ بی بی کا حق

حکیم بن معویہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم پر ہماری بی بی کا کیا حق ہے آپ نے فرمایا کہ وہ حق یہ ہے کہ جب تو کھانا کھاوے تو اسکو بھی کھلاوے اور جب تو کپڑا پہنے اسکو بھی پہناوے اور اسکے منہ پر نہ مارے اور بول چال گھر ہی میں کر

چھوڑ دی جائے۔ روایت کیا اِسکو احمدؒ ابو داؤد۔ اور ابن ماجہ نے۔
ف۔ اگر اس سے روٹھے تو گھر سے باہر نہ جاوے۔

حدیث ۳۳ مومن مرد کو صبر کرنے کی تلقین

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ مومن مرد کو مومن عورت سے (یعنی اپنی بی بی سے) بغض نہ رکھنا چاہیئے کیونکہ اگر اسکی ایک عادت کو ناپسند رکھے گا تو دوسری کو ضرور پسند کرے گا۔ روایت کیا اِسکو مسلم نے۔
ف۔ یہ سوچ کر صبر کرے۔

حدیث ۳۴ بچہ مرنے پر ثواب

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کے تین بچے مر جائیں اور وہ ثواب سمجھ کر صبر کرے تو بہشت میں داخل ہوگی ایک عورت بولی! یا رسول اللہؐ اور جس کے دو بچے مرے ہوں آپؐ نے فرمایا کہ دو کا بھی یہی ثواب ہے۔

حدیث ۳۵ : ایک روایت میں ہے کہ ایک صحابی نے ایک بچے مرنے کو پوچھا آپ نے اس میں بھی بڑا ثواب بتلایا۔

حدیث ۳۶ : اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو حمل گر جائے وہ بھی اپنی ماں کو گھسیٹ کر بہشت میں لیجا دے گا جب کہ ثواب سمجھکر صبر کرے۔

حدیث نمبر ۳۷ سب سے اچھا خزانہ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے اچھا خزانہ نیک بخت عورت ہے کہ خاوند اسکو دیکھنے سے خوش ہو جاوے اور جب خاوند کوئی کام اس کو بتلا دے تو حکم بجالاوے اور جب خاوند گھر پر نہ ہو تو عزت آبرو تھامے بیٹھی رہے۔

حدیث نمبر ۳۸ اسوۂ حسنہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خلوت میں جاتے اپنی بیویوں کے پاس بہت نرم مزاج ہوتے تھے سب لوگوں سے اور بخشش والے سب سے بہت ہنستے بہت مسکراتے تھے (چہل حدیث حضرت مولانا محمد حسین صاحب)

حدیث نمبر ۳۹ بیوی کی نزدیکی میں ثواب

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے مرد تیرے لئے اپنی بیوی کی نزدیکی میں ثواب ہے۔ (ابن حبان)

حدیث نمبر ۴۰ احترام ورعایت

حجۃ الوداع میں جن اونٹوں پر عورتیں سوار تھیں انکو تیز چلانے سے یہ فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا کہ شیشے ہیں (عورتوں کی

نزاکت کی طرف اشارہ ہے) آہستہ چلاؤ۔

ازدواجی زندگی ایک عبادت

(ماخوذ از دستور حیات فضیلۃ الشیخ علی الندوی)

اسلام میں ازدواجی تعلق کو زندگی کی ایک ضرورت کی حیثیت سے نہیں دیکھا گیا بلکہ اس کو ایک عبادت کا درجہ دیا گیا جس سے آدمی خدا سے قریب ہوتا ہے یعنی ہمارے ہاں ازدواجی تعلق کا عقد نکاح کا تصور یہ نہیں ہے زندگی کی ضرورت کے تحت یہ کرنا ہی تھا اس کے بغیر زندگی کا تلذذ حاصل نہیں ہوتا بلکہ اسکو دینی رنگ دیا گیا اسکو عبادت قرار دیا گیا اور اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں اسکا سب سے بڑا نمونہ پیش کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"تم میں سے سب سے زیادہ بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کیلئے سب سے زیادہ بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے بہتر ہوں"

چنانچہ اگر سیرت نبوی کا مطالعہ کریں تو آپ کو یہ نظر آئے گا آپ کے اندر صنف نازک کا جو احترام اسکے جذبات اور لطیف احساسات کا تصور اور انکا جو لحاظ تھا وہ طبقہ نسواں کے بڑے سے بڑے وکیل اور عورت کے احترام کے بڑے سے بڑے مدعی کے یہاں نہیں ملتا اس طرح وہ بڑے سے بڑے مقدس لوگوں رشیوں اور منیوں

یہاں تک دوسرے پیغمبروں کی زندگی میں ملنا مشکل ہے ازواجِ مطہرات کی دل جوئی انکی جائز تفریحات میں شرکت انکے جذبات کا خیال اور انکے درمیان جو عدل فرماتے تھے اسکی نظیر نہیں ملتی انہی کے ساتھ نہیں بلکہ بچّوں کے ساتھ بھی آپؐ اسی طرح پیش آتے تھے کہ نماز جیسی محبوب ترین چیز میں آپ محض اس وجہ سے اختصار فرما دیتے تھے کہ کسی ماں کو تکلیف نہ ہو اگر کوئی بچہ روتا تھا تو آپؐ نماز میں اختصار فرماتے تھے یہ انتہائی قربانی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نماز سے بڑھ کر تو کوئی چیز تھی ہی نہیں اس سے بڑھ کر کوئی قربانی نہیں ہوسکتی تھی۔ آپؐ فرماتے تھے کہ:

"بعض مرتبہ میں چاہتا ہوں کہ لمبی رکعت پڑھوں جب کسی بچہ کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو مجھے خیال ہوتا ہے کہ کہیں اسکی ماں کا دل نہ لگا ہو اسکی ماں کا دل نہ گھبرائے اس لئے نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔"

سوچ کا رُخ بدلنا

اُمید ہے کہ عورتوں کے معاملے میں اللہ جلّ جلالہٗ کے احکامات اور اسکے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پڑھکر ہر دیندار ادائیگی حقوق کے لئے خوشی سے تیار ہوجائے گا۔ اگر کسی کے نفس پر اب بھی یہ ادائیگی حقوق بھاری ہو تو اس کو سوچ لینا چاہیے کہ اللہ و

رسول کے عائد کردہ حقوق کو ادا کرنا محض صاحب حق کی خاطر سے نہیں ہے۔ بلکہ حق ادا کرنے والا اپنا ایک فریضہ ادا کر رہا ہے چنانچہ مذکورہ بالا آیت ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف الخ میں قرآن حکیم نے زوجین کو انکے ذمہ عائد ہونے والے فرائض بتلائے کہ مردوں کے ذمہ عورتوں کے حقوق ادا کرنا ایسا ہی فرض ہے جیسے کہ عورتوں پر مردوں کے حقوق ادا کرنا فرض۔ اس میں اشارہ ہے کہ ہر فریق کو اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے کی بجائے اپنے فرائض پر نظر رکھنا چاہیئے۔ اگر وہ ایسا کرلیں تو مطالبۂ حقوق کا قضیہ ہی درمیان میں نہیں آئے گا کیونکہ مرد کے فرائض ہی عورت کے حقوق ہیں اور عورت کے فرائض ہی مرد کے حقوق ہیں۔ جب فرائض ادا ہو گئے تو حقوق خود بخود ادا ہو جائیں گے آج کل دنیا کے سارے جھگڑے یہاں سے چلتے ہیں کہ ہر شخص اپنے حقوق کا مطالبہ تو سامنے رکھتا ہے مگر اپنے فرائض کی ادائیگی سے غافل ہے اس کا نتیجہ مطالبۂ حقوق کی جنگ ہوتی ہے جو آج کل عام طور پر زوجین اور دوسرے اہل معاملہ میں چلی ہوئی ہے قرآن کریم کے اس اشارے نے معاملہ کے رُخ کو یوں بدلا ہے کہ ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنے فرائض پورا کرنے کا اہتمام کرے اور اپنے حقوق کے معاملہ میں مسامحت اور عفو و درگذر سے کام لے کر حقوق کی پوری وصولی کی بجائے اللہ کی رضا حاصل کر کے فلاحِ دارین سے سرفراز ہو۔

دینِ حق اسلام میں عورت کا مقام

قربان جائیے رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لائے ہوئے دین حق کے۔ جس نے دنیا کی آنکھیں کھولیں۔ انسان کو انسان کی قدر کرنا سکھلایا، عدل و انصاف کا قانون جاری کیا عورتوں کے حقوق مردوں پر ایسے لازم کئے جیسے عورتوں پر مردوں کے حقوق میں عورت کو آزاد و خود مختار بنایا وہ اپنی جان و مال کی ایسی ہی مالک قرار دی گئی جیسے مرد۔ کوئی شخص خواہ باپ دادا ہی ہو بالغ عورت کو کسی شخص کے ساتھ نکاح پر مجبور نہیں کر سکتا۔ اور اگر بلا اسکی اجازت کے نکاح کر دیا تو اسکی اجازت پر موقوف رہتا ہے اگر نا منظور کر دے تو باطل ہو جاتا ہے اسکے اموال میں کسی مرد کو بغیر اسکی اجازت و رضا کے کسی تصرف کا کوئی حق نہیں۔ شوہر کے طلاق دینے سے یا مرنے کے بعد وہ خود مختار ہے کوئی اس پر جبر نہیں کر سکتا۔ اپنے رشتہ داروں کی میراث میں اسکو بھی شرعی ضابطہ کے مطابق ا ہی حصہ ملتا ہے جیسا کہ لڑکوں کو۔ اس پر خرچ کرنے اور اس کو راضی رکھنے کو شریعت محمدیہ علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ سلام نے ایک عبادت قرار دیا۔ شوہر اسکے حقوق واجبہ ادا نہ کرے تو وہ اسلامی عدالت کے ذریعہ ادائے حقوق پر ورنہ طلاق پر مجبور کر سکتی ہے۔

پھر زوجین کے حقوق اور انکو اذیت سے بچانے کے معاملہ میں

خواہش نفس بدُری کافی نہیں بلکہ حسب حکمِ خداوندی (بالمعروف) عام عرف وعادت کے اعتبار سے دیکھا جائے گا کہ اس معاملہ میں دوسرے کو کوئی ایذاء یا ضرر تو نہیں پہنچتا۔ جو چیزیں عرف و عادات کے اعتبار سے ایذاء و ضرر کی قرار دی جائیں وہ ممنوع و ناجائز ہونگی۔ مثلاً بے رُخی، بے التفاتی یا ایسے افعال اور حرکات جن سے دوسرے کو ایذاء پہنچے یہ چیزیں تو قانونی دفعات میں تو نہیں آسکتی مگر بالمعروف کے لفظ نے ان کا احاطہ کرلیا۔

مردوں کی سیادت ونگرانی

عورتوں کو مردوں کی سیادت ونگرانی سے بالکل آزاد کردینا بھی بڑے فساد کا سبب ہے اور یہ خود ایک طرح کی عورتوں کی حق تلفی ہے۔

غرض عورت کو اسکے حقوق مناسبہ نہ دینا ظلم و جور اور قساوت و شقاوت تھی جس کو اسلام نے مٹایا ہے اسی طرح انکو کھلے مہار چھوڑ دینا اور مردوں کی نگرانی وسیادت سے آزاد کردینا انکو اپنے گزارے اور معاش کا خود متکفل بنانا بھی عورت کی حق تلفی اور بربادی ہے کیونکہ نہ تو اسکی ساخت اس کی متحمل ہے اور نہ گھریلو کاموں کی ذمہ داری اور اولاد کی تربیت کا عظیم الشان کام جو فطرۃً اسکے سپرد ہے وہ اس کا متحمل ہے۔

اس لئے قرآن کریم نے عورتوں کے حقوق واجبہ کے بیان کے ساتھ ساتھ

فہرست عنوانات

یہ بھی ارشاد فرمایا کہ (للرجال علیھن درجۃ) یعنی مردوں کا درجہ عورتوں سے بڑھا ہوا ہے اور دوسرے لفظوں میں یہ کہ مردوں پر انکی ذمہ داری اور نگرانی کا فریضہ بھی عائد ہوتا ہے۔ اس ذمہ داری میں غفلت برتنے پر مردوں کے حق میں وعیدیں ہیں۔

اللہ جل شانہ کا حکم ہے یا ایھا الذین اٰمنوا قُوا انفسکم واھلیکم نارًا وقودھا الناس والحجارۃ۔ الآیۃ اے ایمان والو بچاؤ اپنی جان کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے جس کی چنگاریاں آدمی اور پتھر ہیں۔

اس سے پہلے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم تھا کہ اپنی ازواج بیویوں کو نصیحت کر کے عمل صالحہ پر آمادہ کریں۔ تو باقی سب امت پر یہ فریضہ اور زیادہ مؤکد ہو گیا کہ اپنے اہل و عیال کی اصلاح اعمال و اخلاق میں غفلت نہ برتیں۔

ایک روایت میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اپنے آپ کو آگ سے بچانے کی فکر تو سمجھ میں آ گئی (کہ ہم گناہوں سے بچیں اور احکام الٰہیہ کی پابندی کریں) مگر اہل و عیال کو ہم کس طرح جہنم سے بچائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو جن کاموں سے منع فرمایا ہے ان کاموں سے انکو منع کرو اور جن کاموں کے کرنے کا تم کو حکم دیا ہے تم ان کے کرنے کا اہل و عیال کو بھی حکم کرو تو یہ عمل انکو جہنم کی آگ سے

بچالے گا۔ (روح المعانی)

حضرات فقہاء نے فرمایا کہ بیوی اور اولاد کی دینی تعلیم و تربیت ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور منقول ہے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب میں وہ شخص ہوگا جسکے اہل و عیال دین سے جاہل غافل ہوں۔ (روح)

اللہ تعالیٰ کو اپنا چارہ ساز مالک و رب اور اسکے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو رؤف و رحیم اور کریم اور شفیق ماننے والوں کے لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بھی نقل کیا جاتا ہے فرمایا!

"خبردار! تم سب کے سب نگہبان ہو اور سب سے اپنی اپنی رعیت (یعنی جو چیز اسکی نگرانی میں دی گئی ہے) کا سوال ہوگا۔ مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اس سے بیوی اور اولاد کے متعلق سوال ہوگا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر اور اسکی اولاد کی نگہبان ہے اس سے شوہر کے مال اور اولاد کے متعلق سوال ہوگا۔

دوسری حدیث میں ہے کہ جس کو اللہ نے بندوں پر ذمہ دار بنایا اور اس نے اچھی طرح سے نگرانی اور انکی تربیت نہیں کی تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پاسکے گا۔ (مشکوٰۃ)

تنبیہ

مرد کو اس ذمہ داری و نگرانی کے فریضہ کو ادا کرنے میں بہت حکمت

تحمل صبر اور تدریج سے کام لینا ہوگا اور علماء سے پوچھ پوچھ کر افراط و تفریط سے بچنا ہوگا ورنہ اس کا نتیجہ کہیں ظلم کہیں بے حیائی کہیں فساد ہوکر نیکی برباد گناہ لازم کا مصداق بن جائے گا چنانچہ شریعت پاک میں خواہ مخواہ کی بدگمانی اور بلاوجہ تجسس سے بھی منع فرمایا گیا ہے خوشگوار معاشرت کے لئے بہت لطیف و پُرحکمت آداب ارشاد فرمائے ہیں۔ مثلاً سفر سے واپسی پر گھر آنے کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ پہلے سے گھر والوں کو اطلاع ہوجائے تاکہ وہ تیاری کرلیں، جیساکہ صحیحین میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔

کنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فی غزاۃ، فلما قدمنا المدینۃ ذھبنا لندخل فقال: أمھلوا حتی ندخل لیلاً (ای عشاء) کی تمتشط الشعثۃ وتستحد المغیبۃ۔	ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کسی غزوہ میں تھے، جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے توہم نے چاہاکہ سیدھے شہر (یا گھر) ہی جاکردم لیں تو حضورؐ نے فرمایاکہ ذرا ٹھہر جاؤ (اور گھر والوں کو کچھ وقت دو) تاکہ صفائی ستھرائی کرلیں۔

حدیث پاک کے الفاظ کے عموم سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح سے گھر والوں کو پہلے سے آمد کی اطلاع ہوجائے یا کردی جائے تاکہ کوئی ایسی بات جس سے مرد کو گرانی ہو سامنے نہ آئے، اور فی الجملہ ان احادیث سے عورتوں کی اہمیت کا بھی پتہ چلتا ہے اور یہ بھی کہ شریعت مطہرہ نے ہر معاملہ

میں انکا پورا پورا لحاظ فرمایا ہے۔

اسی طرح عورت کو بھی اسکا خیال رہے کہ جب کوئی بھی ذمہ دار نگرانی اور تربیت کرنے کے سلسلے میں اپنے اس فریضے کو ادا کرتا ہے تو اکثر اسکی باتیں نفس کو بُری لگتی ہیں اور یہ بُرا لگنا ایک طبعی اَمر ہے آدمی کے اختیار میں نہیں لیکن بُرا مَاننا اختیاری چیز ہے لہٰذا جب کوئی ذمّہ دار اپنا وہ فریضہ ادا کرے جو ماتحت ہی کے فائدہ کے لئے ہو تو اس کو بُرا نہ مَاننا ہی نہیں بلکہ اپنے نگران کا شکر گزار اور ممنون ہونا چاہیئے۔ دعائیں دینا چاہیے بچے تو ناسمجھ ہوتے ہیں مگر دینداربیویوں کے طرز کو دین و عقل کے مطابق ہونا چاہیے۔

ادائیگی حقوق پر عمل کرنے میں سہولت پیدا کرنے والی تدابیر

اسلام دین فطرت ہے اور اس کے احکام اس کی طرف سے ہیں جس نے انسان کو پیدا کیا وہی پورا جانتا ہے کہ کون سا طرزِ عمل انسان کو مفید ہے الا یعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر۔ اس لئے اسلام کے ہر حکم میں ذاتی طور پر بھی ایک خوبی اور حُسن ہے لیکن چونکہ احکام مشین کے پُرزوں کی طرح ایک دوسرے سے مربوط اور متعلق ہیں اِس لئے انکی پوری افادیت پورے دین کے ساتھ ہی ظاہر ہوتی ہے جیسے مشین کے کسی اہم پُرزے کو اگر پوری مشین کے بغیر کام میں لایا جائے تو بعض اوقات اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا بعض وقت کچھ ناقص فائدہ حاصل ہو جاتا ہے اسی

طرح اعمال میں ایک طرف دنیا کے نظام کا لحاظ ہوتا ہے دوسری طرف اس کا تعلق آخرت کے عقیدہ سے ہوتا ہے۔ لہٰذا ادائیگی حقوق کے ثمرات وبرکات اور انکی کما حقہ ادائیگی بھی پورے اسلام کو اختیار کرتے ہوئے ہی حاصل ہوسکتی ہے اس کے لئے مندرجہ ذیل امور کو حاصل کرنا ضروری ہوگا۔

۱ــــ ایمان درست کیا جائے یعنی ایمان کے ارکان اور متعلقہ عقائد کو مانا جائے۔

۲ــــ اسلام کے ارکان اور متعلقہ دیگر اعمال صالحہ کو اختیار کیا جائے۔

۳ــــ پھر اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے کے اسباب اختیار کرے جس سے اخلاص یقین حاصل ہوکر ادائیگی اعمال آسان ہوکر اور ان میں سچائی گہرائی وزن اور حقیقت پیدا ہوجائے۔

۴ــــ جب نفس عورتوں پر زیادتی و حق تلفی کی طرف چلے تو اس وقت سخت مجاہدہ کی ضرورت ہے یہ تصور کرنا چاہیے کہ اس وقت گویا میرا اللہ تعالیٰ امتحان لے رہے ہیں کہ میں نفس کی غلط بات مانتا ہوں یا اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو مانتا ہوں؟ اور یہ کہ اس وقت اگر میں نفس کے چکر میں آگیا تو مجھے دنیا و آخرت میں سخت خمیازہ بھگتنا پڑے گا جو کہ نفس کی تھوڑی سی ماننے کے مقابلے میں بہت سخت ہے۔

نیز اپنے آپ کو مخاطب کر کے سمجھائے کہ تم بھی اللہ کی کتنی نافرمانی

کرتے رہتے ہو اگر اللہ تعالیٰ ابھی تمہاری دنیا ہی میں پکڑ کرے تو کیا بنے گا اور آخرت کا عذاب تو بہرحال ہے ہی۔ کہ اس ذرا اس معمولی سی حق تلفی کے بدلے کتنے کتنے عظیم اعمال سالوں کی مقبول نمازیں و روزے وغیرہ صاحب حق کو دینے پڑیں گے۔ اور اگر اس قدر مقبول عبادت نہ ہوگی تو اس صاحب حق کے گناہ اپنے سر لینے پڑیں گے جیسے کہ احادیث شریفہ صحیحہ میں مفلس کے بارے میں مفصل آیا ہے کہ وہ بے چارہ بہت سارے نیک و مقبول اعمال کے باوجود دوسروں کی حق تلفیوں کی وجہ سے جہنم میں جلے گا بہت ہی ڈرنے کا مقام ہے۔ اللہ ہی رحم فرمائے اور ہمیں اپنے نفس پر قابو پانے کی توفیق عطا فرمائے۔

۵ ـــ مگر اس کے باوجود اگر کسی سے غصہ و جہالت کی وجہ سے مالی یا بدنی حق تلفی ہو جائے تو فوراً توبہ کرے اور اس گناہ پر سخت قلبی ندامت و افسوس ہونا چاہیے اور آئندہ اللہ تعالیٰ سے لجاجت سے دعا و گریہ کرے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس گناہ کو معاف فرما کر آئندہ نفس کی شرارت سے محفوظ فرما دیں نیز اسکے ساتھ ساتھ یہ بھی شرعاً ضروری ہے جو مالی حق تلفی ہوئی ہے اسکو صاحب حق کو پورا پورا ادا کرے اور جو کسی کے قلب و بدن کو کسی قسم کی تکلیف پہنچائی ہو۔ مثلاً اعزہ سے بے رخی بے التفاتی طعن و تشنیع، گالی گلوچ، ہتک عزت، مار پٹائی، غیبت و بہتان وغیرہ افعال و حرکات جن سے دوسرے کو ایذا پہنچے۔ یہ اعمال سرزد ہوئے ہوں تو صاحب حق سے معافی بھی ضروری ہے اور اس کا دل خوش

کرنا چاہیے اس کے لئے کتنا ہی نیچا ہونا پڑے اور نفس مارنا پڑے مگر اللہ کی رضا کے لئے اور اس کے غضب و پکڑ سے ڈرتے ہوئے اس سے ضرور معاف کرالے چاہے اپنے سے چھوٹا ہو، بیوی ہو، ملازم ہو کوئی بھی ہو بہرحال اس کو خوش کرنے میں اپنا ہی فائدہ ہے ورنہ اگر خدانخواستہ دنیا میں حق تلفی معاف نہ ہوئی تو آخرت میں معاملہ بہت سخت ہے حقوق العباد کا معاملہ بہت خطرناک ہے۔

چونکہ صرف توبہ سے تو حقوق اللہ سے متعلق بڑے بڑے گناہ کبیرہ بھی معاف ہو جاتے ہیں مگر حقوق العباد کے لئے سچی توبہ کے ساتھ ساتھ صاحب حق سے بھی معافی ضروری ہے۔

اتباع سنت وتقویٰ کے دعویداروں کیلئے عبرت

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ومحبوب جنکی خاطر ساری کائنات بنائی جو رحمۃ اللعالمین ہیں محسن اعظم ہیں جنکے اخلاق کی خود اللہ پاک نے تعریف فرمائی چنانچہ سورہ نون میں ارشاد ہے کہ وانك لعلیٰ خلق عظیم۔ اِس آیت شریفہ میں کئی نوع کی تاکید کے ساتھ ارشاد ہے کہ تم بڑے اخلاق پر ہو پھر آپ کے صحابہ آپ کے ایسے جانثار تھے کہ آقا ومحبوب کی تھوڑی سی تکلیف کے بدلے اپنی جان ومال وآبرو کی کوئی پرواہ نہ کرتے تھے اس سب کے باوجود خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو حقوق العباد کا اس قدر اہتمام تھا کہ مرض الوفات میں تکلیف کی

حالت میں مسجد نبوی میں ممبر پر تشریف لے گئے چنانچہ حضرت فضل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ حضورؐ کو بخار چڑھ رہا ہے اور سر مبارک پر پٹی باندھ رکھی ہے حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ میرا ہاتھ پکڑ لے ۔ میں نے حضورؐ کا ہاتھ پکڑ لیا حضورؐ مسجد تشریف لے گئے اور ممبر پر بیٹھ کر ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو آواز دیکر جمع کر لوں ۔ میں لوگوں کو اکٹھا کر لایا حضورؐ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد یہ مضمون ارشاد فرمایا میرا تم لوگوں کے پاس سے چلے جانے کا زمانہ قریب آگیا ہے اس لئے جس کی کمر پر میں نے مارا ہو میری کمر موجود ہے بدلہ لے لے ۔ اور جس کی آبرو پر میں نے کوئی حملہ کیا ہو میری آبرو سے بدلہ لے لے جس کا کوئی مطالبہ مجھ پر ہو وہ مال سے بدلہ لے لے ۔ کوئی شخص یہ شبہ نہ کرے کہ بدلہ لینے سے رسول اللہؐ کے دل میں بغض پیدا ہونے کا ڈر ہے کہ بغض رکھنا نہ میری طبیعت ہے نہ میرے لئے موزوں ہے خوب سمجھ لو کہ مجھے بہت محبوب ہے وہ شخص جو اپنا حق مجھ سے وصول کر لے یا معاف کر دے کہ میں اللہ جل شانہٗ کے یہاں بشاشت نفس کے ساتھ جاؤں ۔ میں اپنے اس اعلان کو ایک دفعہ کہہ دینے پر کفایت کرنا نہیں چاہتا پھر بھی اس کا اعلان کروں گا ۔ چنانچہ اس کے بعد ممبر سے اتر آئے ظہر کی نماز پڑھنے کے بعد پھر منبر پر تشریف لے گئے اور وہی اعلان فرمایا نیز بغض کے متعلق بھی مضمون بالا کا اعادہ فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جس کے ذمے کوئی حق ہو وہ بھی ادا کر دے اور دنیا کی رسوائی کا خیال نہ کرے کہ دنیا کی رسوائی آخرت کی

رسوائی سے بہت کم ہے ایک صاحب کھڑے ہوئے کہ میرے تین درہم آپ کے ذمے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں کسی مطالبہ کرنے والے کی نہ تکذیب کرتا ہوں نہ اسکو قسم دیتا ہوں لیکن پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیسے ہیں انہوں نے عرض کیا ایک سائل ایک دن آپ کے پاس آیا تھا آپؐ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اسکو تین درہم دیدو حضورؐ نے حضرت فضل سے فرمایا کہ اس کے تین درہم ادا کر دو۔

اس کے بعد مختلف حضرات نے اپنے لئے دعائیں کرائیں اور اپنی تقصیرات بیان کیں جس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تنبیہ کی، کہ اپنے گناہوں کو پھیلاتے ہو مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمر! چپ رہو دنیا کی رسوائی آخرت کی رسوائی سے بہت ہلکی ہے اس قصے میں یہ بھی ہے کہ اس دوران حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجمع سے کوئی بات کہی جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر میرے ساتھ ہیں اور میں عمر کے ساتھ ہوں۔ میرے بعد حق عمر کے ساتھ ہے جدھر بھی وہ ہو جائیں۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر تشریف لے گئے اور اسی طرح عورتوں کے مجمع میں بھی اعلان فرمایا جو جو ارشادات مردوں کے مجمع میں فرمائے تھے یہاں بھی ان کا اعادہ فرمایا۔

(از شمائل ترمذی ملخص)

آخری اہم بات ایک شیطانی دھوکہ

یہ بات زوجین کو یاد رکھنا ضروری ہے کہ شیطان بعض دفعہ یہ دھوکہ دیا کرتا ہے کہ میاں بیوی میں سے ایک کے دل میں یہ ڈالتا ہے کہ چونکہ دوسرا میرا حق ادا نہیں کرتا یا فلاں قسم کا گناہ کرتا ہے لہٰذا میں بھی اسکی حق تلفی کر دوں۔ یا میں بھی اسی طرح کا کوئی گناہ کر لوں یہ سوچ غلط ہے کیونکہ ہر ایک نے اپنی اپنی قبر میں جانا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے اسی کے بارے میں پوچھنا ہے کہ تمہارے ذمہ یہ یہ تھا کیا اس پر عمل کیا یا نہیں ؟ بہر حال ہر ایک کو ہر وقت آخرت سامنے رکھنی چاہیئے اس دنیا میں تھوڑا سا مجاہدہ کر کے نفس کو ذرا سا دبا کر آخرت بنائی جا سکتی ہے۔ اور سخت عذاب و تکلیف سے اپنے آپ کو بچا کر ہمیشہ ہمیشہ کے عیش و مزے لوٹے جا سکتے ہیں۔ اور اگر زوجین اس کا پورا پورا اہتمام کریں تو انشاء اللہ یہ دنیا بھی جنت بن جائے گی اور اگر دونوں میاں بیوی میں سے کوئی ایک بھی عمل کرے تو آخرت کے لحاظ سے تو بہت ہی نفع میں رہے گا اور دنیا میں بھی انشاء اللہ قلبی سکون اور ہر قسم کی ناگواری و تنگی سے اللہ تعالیٰ ایسا راستہ نکالیں گے جو کہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد برحق ہے (ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب) (سورۂ طلاق)

پھر حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنے کے خوشگوار نتائج برآمد ہونگے چنانچہ مالک وخالق عظیم وخبیر جلّ شانہٗ کا ارشاد ہے کہ من عمل صالحًا من ذکر او اُنثیٰ وھو مومن فلنحیینہٗ حیوۃً طیبۃ۔ الآیۃ۔ ترجمہ: جو کوئی نیک کام کرے خواہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ صاحبِ ایمان ہو تو ہم اس شخص کو دنیا میں بالطف زندگی دیں گے اور آخرت میں انکے اچھے کاموں کے عوض میں انکو بدلہ دیں گے۔

محققین ائمہ تفسیر حضرت عبداللہ بن عباس وغیرہم نے اس آیت میں حیات کی تفسیر حیات دنیوی ہی سے کی ہے اور فرمایا ہے کہ حیاتِ طیبہ سے وہ زندگی مُراد ہے جس میں سکون واطمینان حاصل ہو (روح المعانی) اور یہ زندگی صرف ان لوگوں کو حاصل ہو سکتی ہے جن کو قناعت کی دولت نصیب ہو اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انکی قسمت میں لکھ دیا ہے اس پر راضی ہوں۔ حرص وطمع سے آزاد ہوں اور ظاہر ہے کہ یہ حیات صرف اہلِ ایمانِ مطیعانِ حق کو ہی میسّر ہو سکتی ہے خدا کے نافرمان اور باغی کو یہ زندگی حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ اس کی

نوٹ: اس کتابچہ کے تمام مضامین مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع صاحبؒ کی معارف القرآن اور احادیث حضرت حکیم الامت تھانویؒ کی بہشتی زیور سے لئے ہیں دیگر کوئی مضمون یا حدیث جو دوسری جگہ سے لی اس کا حوالہ اُسی مقام پر دے دیا گیا۔ البتہ ربط کے لئے جگہ جگہ چند سطریں احقر کی بھی ہیں۔

زندگی ہزار اسباب راحت اور ہر قسم کی نعمت و دولت نصیب ہوتے ہوئے بھی تنگ اور بے لذّت ہوتی ہے وہ اپنی حرص و طمع کی وجہ سے کسی حد پر مطمئن نہیں ہوتا۔ ہر وقت دولت بڑھانے کی فکر میں سرگرداں رہتا ہے اور جب کوئی امر ذہنی منصوبے کے خلاف سامنے آتا ہے تو تقدیر الٰہی پر رضامند نہ ہونے کے سبب اتنا پریشان ہوجاتا ہے کہ بسا اوقات خودکشی کی نوبت آجاتی ہے جیسے آج کل سرمایہ داروں کے بہت سے وقائع اس پر شاہد ہیں۔ اسی مضمون کو آیتِ ذیل میں بصراحت بیان فرمایا گیا ہے۔

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً
ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْمٰى۔

(سورۃ طٰہٰ آیت ۱۲۴)

جو شخص میری نصیحت سے اعراض کرے گا تو اس کے لئے (قیامت سے پہلے دنیا اور قبر میں) تنگی کا جینا ہوگا اور قیامت کے دن ہم انکو اندھا کر (قبر سے) اُٹھائیں گے۔ (حیٰوۃ المسلمین)

اِس سب کے لئے ضروری علم دین حاصل کرنا ہوگا کسی عالم باعمل سے تعلق پیدا کریں۔ علم کے لئے اوّل مختصر نصاب یہ ہے تبلیغی نصاب، رسالہ تعلیم الاسلام۔ مولانا سیّد ابوالحسن علی کی دستور حیات پھر بہشتی زیور شروع کر کے علم اور عمل میں مصروف ہوکر دنیا میں راحت و سکون سے زندگی گذاریں اور آخرت کی ہمیشہ کی حیاتِ

طیبہ حاصل کریں۔
اللہ تعالیٰ فہم سلیم عطا فرما کر عمل کی توفیق دیں۔
رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۔ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

(اللہ معاف کرے)

محمد اقبال
وارد حال۔ مانٹریال (کنیڈا)
مورخہ ۵ / نومبر ۱۹۸۶ء

تصنیفاتِ عالیہ و تالیفاتِ مبارکہ

برکۃ العصر، قطب العالم، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہٗ کی (۱) اپنی تصانیف (۲) اور وہ تصانیف جو حضرتِ والا کے امتثالِ امر میں حضرت والا کی خواہش کے مطابق حضرت والا کے معتمدین نے حضرت والا کے خزینۂ علم سے استفادہ کرتے ہوئے لکھیں:-

۱- تاریخ مشائخ چشت
۲- خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی
۳- حکایاتِ صحابہؓ
۴- فضائل ذکر
۵- فضائل نماز
۶- فضائل قرآن مجید
۷- فضائل رمضان
۸- اکابر کا رمضان ضمیمہ فضائل رمضان
۹- فضائل تبلیغ
۱۰- فضائل درود شریف
۱۱- فضائل حج
۱۲- فضائل صدقات - حصہ اول
۱۳- فضائل صدقات - حصہ دوم
۱۴- فضائل تجارت
۱۵- فضائل عربی زبان
۱۶- موت کی یاد
۱۷- تبلیغی جماعت پر چند عمومی اعتراضات اور ان کے مفصل جوابات
۱۸- مکتوباتِ شیخ بنام اکابرین
۱۹- مکتوبات تصوف
۲۰- مکتوبات علمیہ
۲۱- معارف الشیخ

۲۲- کتب فضائل پر اشکالات اور ان کے جوابات
۲۳- الاعتدال فی مراتب الرجال المعروف بہ اسلامی سیاست
۲۴- خوانِ خلیل (ضمائم)
۲۵- قرآن مجید اور جبریہ تعلیم
۲۶- تحفۃ الوداع دعوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم
۲۷- تقریر بخاری شریف
۲۸- آپ بیتی (اول تا سات)
۲۹- تاریخ مظاہر العلوم
۳۰- مقدمہ ارشاد الملوک
۳۱- مقدمہ اکمال الشیم
۳۲- داڑھی کا وجوب
۳۳- اختلاف الائمہ
۳۴- رسالہ اسٹرائک
۳۵- شریعت و طریقت کا تلازم
۳۶- اکابر علماء دیوبند
۳۷- فتنۂ مودودیت
۳۸- نسبت و اجازت
۳۹- تحفۃ الاخوان فی بیان احکام تجوید القرآن
۴۰- نصائح حج و مکتوب گرامی
۴۱- تین مکتوب (اضافات مفیدہ)

۴۲- معمولاتِ رمضان
۴۳- مکاتیب حضرت شاہ مولانا محمد الیاس صاحب قدس سرہ
۴۴- ملفوظات
۴۵- حضرت مولانا محمد الیاس صاحب اور ان کی دینی دعوت
۴۶- سوانح حضرت مولانا محمد یوسف صاحب رح
۴۷- سوانح حضرت مولانا محمد ہارون صاحب رح
۴۸- تذکرۃ الخلیل رح
۴۹- فتاوی خلیلیہ
۵۰- حیات خلیل رح
۵۱- تکملہ الاعتدال فی مراتب الرجال
۵۲- انعام الباری شرح اشعار البخاری
۵۳- وصایا امام اعظم ابو حنیفہ رح
۵۴- مکتوباتِ شیخ الاسلام بسلسلۂ مودودیت
۵۵- حقوق الوالدین
۵۶- فضائلِ صحابہ رض
۵۷- حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری رح اور تبلیغی جماعت
۵۸- سفرنامۂ افریقہ
۵۹- حضرت شیخ کی دینی فکر
۶۰- سوانح حضرت شیخ رح از مولانا علی میاں
۶۱- الفرقان خصوصی نمبر حضرت شیخ رح

پرچہ معمولات — بیعت کے بعد

٦٢- اکابر کا تقویٰ
٦٣- آداب الحرمین
٦٤- ابتدائی اذکار و اشغال برائے متوسلین حضرت شیخ رح
٦٥- فیضِ شیخ
٦٦- مختصر الحزب الاعظم
٦٧- اُمّ الامراض
٦٨- ذکر و اعتکاف کی اہمیت (مجموعہ رسائل ثلاثہ)
٦٩- محبّت (جدید ایڈیشن باضافہ)
٧٠- کتاب الصلوٰۃ
٧١- حضرتِ اقدس رح کے وصال کے بعد
٧٢- محبوب العارفین
٧٣- بہجۃ القلوب فی مبشرات النبی المحبوب صلی اللہ علیہ وسلم
٧٤- فضائل النساء
٧٥- فضائل لباس (اردو)
٧٦- فضائل لباس (انگریزی)
٧٧- سیرتِ شیخ اتباعِ سنت کی روشنی میں (اردو)
٧٨- " " " (انگریزی)
٧٩- مجالس ذکر
٨٠- صقالۃ القلوب
٨١- اکابر سلوک و احسان
٨٢- بیعت کی شرعی حیثیت
٨٣- انوار الصلوٰۃ
٨٤- تنویر الابصار (اُردو)
٨٥- شجرہ نقشبندیہ مع طریقہ ذکر خفی
٨٦- تنقید حق تنقید
الانصاف فی حدود الاختلاف (اُردو)

عربی تصانیف

٨٧- بذل المجہود فی حل سنن ابی داؤد
٨٨- الکوکب الدری علی جامع ترمذی
٨٩- لامع الدراری علی جامع البخاری
٩٠- اوجز المسالک الی مؤطا امام مالک
٩١- الابواب والتراجم للبخاری
٩٢- الحل المفہم لصحیح مسلم
٩٣- جزء حجۃ الوداع وعمرات النبی صلی اللہ علیہ وسلم
٩٤- الحظ الاوفر فی الحج الاکبر
٩٥- الشریعۃ والطریقۃ
٩٦- وجوب اعفاء اللحیۃ
٩٧- اہمیۃ التصوف والسلوک فی الاسلام
٩٨- الاستاذ المودودی وشئ من حیاتہ وافکارہ
٩٩- الشیخ محمد الیاس ودعوتہ الدینیۃ

تبلیغی نصاب مکمل سیٹ

فضائلِ درود شریف
حکایاتِ صحابہؓ — فضائلِ ذکر
فضائلِ نماز — فضائلِ قرآن مجید
فضائلِ تبلیغ — فضائلِ رمضان
مسلمانوں کی موجودہ پستی کا واحد علاج

زادِ حج

حج کی سعادت پانے والے حضرات کے لیے گرانقدر تحفہ

۱- فضائلِ حج — ۵- حج کے پانچ دن
۲- مختصر الحزب الاعظم — ۶- ادائیگی عمرہ
۳- نصائحِ حج — ۷- چہل حدیث درود شریف
۴- زبدۃ المناسک — ۸- طواف وسعی کی تسبیح
العُمدۃ شرح الزبدۃ (اُردو) مرتبہ صوفی محمد اقبال صاحب

چند اہم تصنیفات

۱- حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی اور انکے خلفائے کرام
۲- تعلیم الاسلام (اُردو) مفتی کفایت اللہ صاحب ۳- تعلیم الاسلام (انگریزی)
۴- آئینۂ نماز از مفتی سعید احمد صاحب مفتی اعظم مظاہر علوم
۵- عُقود الجمان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان (عربی)

مکتبۃ الشیخ ۳/۳۶۶ بہادر آباد - کراچی نمبر ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قال اللہ تبارک وتعالیٰ
یٰبنی اٰدم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سواٰتکم وریشا

چہل حدیث

فضائلِ لباس

جس کو
حسبِ ارشاد اہلیہ محترمہ
قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہا
جس کا مطالعہ
عورتوں کے حقوق پہچاننے اور ان کی قدر و حفاظت کرنے کے لئے مردوں کو بھی مفید ہے

مرتب
(حضرت) صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی
(خلیفہ مجاز حضرت قدس سرہٗ) مدینہ منورہ

مقدمہ و نظر ثانی
از حضرت مولانا محمد عاقل صاحب
استاذِ حدیث، صدر مدرس مدرسہ عالیہ مظاہر العلوم سہارنپور خلیفہ مجاز حضرت قدس سرہٗ

ناشر
مکتبۃ الشیخ ۳/۳۶۶ - بہادر آباد - گلی نمبر ۱۹ کراچی